ہفتہ 5- ستمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 5 - ستمبر 1998ء 13 جمادی الاول 1419ھ - 5 تبوک 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 195

اللہ تعالیٰ پر نگاہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا آپؐ نے فرمایا اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ۔ تُو اسے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی فرد جرم لگ جاوے تو کون ہے جو اس کی رعایت کرے اور بچا سکے۔ حکام خدا کے قہر اور رحم کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اگر خدا خوش ہو تو حکام کے دل میں خود بخود رحم پیدا ہو جاتا ہے اور اگر خدا ہی ناراض ہے تو پھر انسان خود واجب سزا ہے کسی کے کیا بس کی بات۔

پس اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ (-) پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 504)

ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے اور کام پر لگایا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء۔ یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بد قسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے وہی اس کے ایذاء کے درپے ہو جاتی ہے وہ اسے دکھ پہنچانے لگتی ہے۔ اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے اور جہنم کی طرف اس کا منہ کر دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آ جائیں۔ جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ رہے جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

حفاظت کے معنی ہیں ضائع ہونے سے بچانا اور اللہ تعالیٰ بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہر چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کا کام خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اپنی ربوبیت تامہ کو انسان کے لئے کمال تک پہنچانے کی خاطر اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اور جب تک وہ خدا تعالیٰ کی اس حفاظت میں نہ آ جائے اس وقت تک ہر وقت ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے۔ مثلاً ہمارا صدقہ و خیرات ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو منّ و اذیٰ سے بچتے ہوئے صدقہ و خیرات کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر ہماری نمازیں ریا سے پاک نہ ہوں تو ان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق نہ ملے کہ وہ ریا اور نمائش سے بچتا رہے اس وقت تک اس کی ظاہری عبادتیں (نماز روزہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہوتیں۔

غرض اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ربوبیت تامہ کی خاطر اور ہر انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے اور جس وقت اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اسی وقت اس کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ وہ اپنے روحانی اور جسمانی کمالوں کو پہنچے۔

(از خطبہ 4- اکتوبر- 68ء- الفضل 16- اکتوبر 1968ء)

ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبرِ ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے

(درثمین)

میرے مولیٰ نے مجبور کیا

قریشی امیر احمد صاحب بھیروی کی شہادت ہے کہ ایک روز حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی خدمت میں چٹھی رساں کتابوں کا ایک وی پی پارسل لایا جو سولہ روپے کا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اول بڑے درد کے ساتھ فرمانے لگے۔

یہ کتابیں مجھے بہت پیاری ہیں اور میں نے بڑے شوق سے منگوائی ہیں لیکن اب ان کی قیمت میرے پاس نہیں ہے لیکن میرے مولیٰ کا میرے ساتھ ایسا معاملہ ہے کہ سولہ روپے آئیں گے اور ابھی آئیں گے۔

چنانچہ سب لوگ ابھی بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ ایک ہندو اپنے بیمار لڑکے کو لایا۔ حضرت نے نسخہ لکھ دیا۔ ہندو ایک اشرفی اور ایک روپیہ رکھ کر چل دیا۔ آپ نے اسی وقت سجدہ شکر کیا اور فرمایا کہ میں اپنے مولیٰ پر قربان جاؤں کہ اس نے تمہارے سامنے مجھے شرمندہ نہیں کیا اگر یہ شخص مجھے کچھ بھی نہ دیتا تو میری عادت ہی مانگنے کی نہیں۔ پھر ہو سکتا تھا کہ وہ صرف ایک روپیہ دیتا یا اشرفی ہی دیتا مگر میرے مولیٰ نے اسے مجبور کیا کہ میرے نورالدین کو سولہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اشرفی کے ساتھ روپیہ بھی ضرور رکھو۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم)

تین پھل دار پودے

○ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فروری 1996ء میں اہالیان ربوہ کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ربوہ میں ہر گھر کم از کم تین پھل دار پودے لگائے۔ مثلاً کینو' امرود اور تیسرا پودا اپنی مرضی سے جو چاہے لگائیں۔

اس ارشاد کی تعمیل میں اہالیان ربوہ نے بڑے جوش و خروش سے پودے لگائے۔ اب اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے گھر میں کم از کم تین پھلدار پودے موجود ہیں۔ اگر نہیں تو فوری طور پر اپنے امام کے ارشاد کے مطابق تین پھلدار پودے لگوائیں۔ گلشن احمد نرسری اس موقع پر رعایتی نرخوں پر پودے فراہم کرے گی مثلاً

کینو اور اس کی دیگر اقسام 6 روپے فی پودا۔ صرف و ینیسالیٹ مالٹا 10 روپے میں ملے گا۔ امرود 3 روپے- 5 روپے- آم پیوندی 45 روپے- پیوندی بیری 45 روپے۔

(نگران گلشن احمد نرسری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ: حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ 14-اگست 98ء
جو 16-اگست 98ء کو نشر ہوئی۔

باتوں باتوں میں جامعہ احمدیہ کی ابتدائی حالت کا نقشہ پیارے آقا نے کچھ اس طرح کھینچا۔

جامعہ احمدیہ جب وہ تنوروں میں ہوا کرتا تھا۔ لنگر خانے میں وہ جلسے کے دنوں میں لنگر خانہ اور جلسے کے بعد جامعہ احمدیہ۔ اس طرح ہمارا جامعہ احمدیہ تھا اتنی غریبانہ عمارت تھی شروع شروع میں۔

ہم اس جامعہ میں پڑھے ہوئے ہیں۔ اس جامعہ میں تنور بند نہیں کراتے تھے بلکہ احتیاط سے چلنا پڑتا تھا کہ کوئی غلطی سے ادھر کردے بعض دفعہ تنور میں گر جاتی تھی۔ تنوروں کے درمیان جہاں نانبائی بیٹھا روٹیاں لگاتا ہے وہاں ہماری کرسیاں پڑی ہوئی ہوتی تھیں ہم اس جامعہ کے پڑھے ہوئے ہیں۔ اب تو لوگوں کو نخرے بہت ہیں کہ اچھا سکول ہو۔ اچھی جگہ ہو وہاں تعلیم ہو ہمارے ہاں تو اس وقت اس زمانے میں یہ حال ہوتا تھا۔

آج کی نشست میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کی عدیلہ گل اور ربوہ کی انیقہ سلطانہ کے خطوط پڑھ کر سنائے۔ عدیلہ گل بیان کرتی ہیں۔

جلسہ کے تینوں دن کے پروگرام دیکھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں بھی اس میں شامل ہوں سارے پروگرام بہت اچھے لگے اس وقت بہت مزہ آیا جب لا الٰہ الا اللہ کا نغمہ بچوں نے سنایا اور ان کے ساتھ ہی جب سب لوگ بھی پڑھ رہے تھے اس کے بعد سے میں جرمنی کے جلسہ کے لئے آپ کا بہت بے چینی سے انتظار کر رہی ہوں کہ کب ہم بھی مل کر اچھے اچھے نغمے پڑھیں گے۔

اس کے بعد فرمایا۔

ہماری اپنی گھر کی ایک بچی ہے غالباً سلطان ہے ناہمارا میاں خورشید صاحب کا بیٹا اس کی بیٹی انیقہ سلطانہ۔ فرمایا

مجھے یاد تو نہیں کہ اس کا نام انیقہ سلطانہ ہے مگر خط کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ پیارے چچا حضور۔ تو انیقہ وہی ہوگی۔ اس نے دو باتیں لکھی ہیں کہانی اور لطیفے۔ کہانی اور لطیفے حضور نے سنائے۔ ایک بچی نے حضور انور کی نظم کے چند اشعار پڑھے اور اس کا آسان زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ پیش کئے گئے آخری دو اشعار کے متعلق حضور نے فرمایا بہت مشکل ہیں اور انکی خود تشریح فرمائی۔

دشتِ طلب میں جا بجا بادلوں کے ہیں دَل پڑے
کاش کسی کے دل سے تو چشمۂ فیض ابل پڑے

بے آسراؤں کیلئے کوئی تو اشکبار ہو
پیاس بجھے غریب کی تشنہ لبوں کو کَل پڑے

چشم حزیں کے پار ادھر دردِ نہاں کی جھیل پر کھلتے ہیں کیوں کسے خبر حسرتوں کے کنول پڑے

اگر صبح سیر پر جاؤ تو جھیلوں پہ کنول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں سبز پتوں کے اوپر بڑے بڑے پھول کھلے ہوئے ہوتے ہیں اس منظر کو یاد رکھو۔

ایک غمگین آنکھ کے پرلی طرف دل کی جھیل میں جو درد نہاں بیٹھا ہوا ہے۔ چھپا ہوا غم۔ اس جھیل پر حسرتوں کے کنول کھل رہے ہیں۔ یعنی وہ میری خواہشات جو پوری نہیں ہوئیں۔ سب دنیا کی نظر سے غائب حسرت کے کنول اندر کیوں کھل رہے ہیں آنکھوں کے پرلی طرف نیچے اتر کے جھیل میں جھانک کے دیکھو تو وہاں پہ کنول نظر آئیں گے۔

سود و زیاں سرور و غم۔ روشنیوں کے زیر و بم
آس بجھے تو یاس کے دیپ کی لَو اچھل پڑے

فرمایا یہ شعر بہت مشکل ہے

انسانی زندگی میں یا نفع ہوتا ہے یا نقصان ہوتا ہے یا خوشی ہوتی ہے یا غم ہوتا ہے۔

انکی مثال ایسی ہی ہے جیسے دیئے کی لو (لو ہوتی ہے جو لیمپ کے اندر شعلہ جل رہا ہوتا ہے) وہ کبھی اونچا ہو جاتا ہے کبھی نیچا جب اونچا ہو تو روشنی ہو جاتی ہے جب نیچا ہو جائے تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

تو یہ زندگی اسی طرح ہی ہے یا غم یا خوشی یا نفع یا گھاٹا روشنی کے اونچے نیچے ہونے کا نام ہے۔

اگر انسان کی امید بجھ جائے تو اس کے ساتھ یاس ناامیدی ہو جاتی ہے۔

آس بجھتی ہے تو یاس کی لو اوپر ہو جاتی ہے۔ تو یہی زندگی کا نام ہے بیلنس (Balance) دونوں کا اسطرح ہوگا یا غم زیادہ ہوگا یا خوشی زیادہ ہوگی یا خوشی زیادہ ہوگی یا غم زیادہ ہوگا اور اسی کا نام زندگی ہے اور اگر نہ آس ہو نہ یاس ہو نہ خوشی ہو نہ غم ہو تو اس کو کیا کہتے ہیں؟ بوریت۔ وہ زندگی نہایت بے ہودہ زندگی ہے جس میں نہ غم ہے نہ خوشی ہے۔

تو یہ زندگی کا فلسفہ ہے۔ یا غم میں مزہ ہے یا خوشی میں مزہ ہے اگر کچھ بھی نہیں تو کوئی زندگی نہیں یہ زندگی نام ہی اونچا نیچا ہونے کا ہے۔

☆......☆......☆......☆

اسی نشست میں کراچی سے آئی ہوئی ایک بچی کی حاضر جوابی اور ذہانت و بذلہ سنجی کی حضور انور نے بہت تعریف فرمائی اور فرمایا بڑے مزے کی بچی ہے یہ۔ ایسے مزیدار بچے چاہئیں ہمیں۔

جب اس نے تلاوت شروع کی تو حضور نے کمال محبت سے دست شفقت اس کے سر پر رکھے رکھا۔ یہ نظارہ بڑا ہی پر کیف تھا۔

حضور انور نے بچوں کو بعض دلچسپ لطیفے سنائے جن میں سے دو نذر قارئین ہیں۔

☆ ایک آدمی کی بیوی کہا کرتی تھی کہ اگر تم سفر پر ہو کبھی تمہیں چھینک آجائے یاد رکھنا میں نے یاد کیا ہوگا تم فوراً واپس آجانا۔ اس نے کہا پکی بات۔

وہ شخص گاڑی میں بیٹھا جا رہا تھا اس کو چھینک آئی اس نے بڑی مشکل سے روکی بار بار چھینک دبا دیتا تھا چار پانچ دفعہ بڑا زور لگا لگا کر ناک پکڑ پکڑ کر اس نے چھینک روکی۔ کسی نے کہا کیا ہو رہا ہے اس نے کہا ہونا کیا ہے میری بیوی نے مجھے نصیحت کی تھی کہ جب تمہیں چھینک آئے گی میں تمہیں ضرور یاد کر رہی ہونگی تم فوراً واپس چلے آنا۔

اس شخص نے کہا پھر کیا حرج ہے تم چلے جاؤ۔

وہ مر چکی ہے اس نے جواب دیا۔

☆......☆......☆......☆

☆ ایک دادا جان اپنے پوتے کو جو دیر سے اٹھتا تھا نصیحت کر رہے تھے کہ صبح اٹھو گے تو کوئی چیز ملے گی۔ نہیں اٹھو گے تو کوئی کام نہیں ہوگا۔

جو لوگ صبح اٹھتے ہیں انکو کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے پوتے نے کہا مثلاً۔

اس نے کہا دیکھو پرندے صبح صبح اٹھتے ہیں اور جو کیڑے ارد گرد پھر رہے ہوتے ہیں انکو کھا جاتے ہیں۔

اس نے کہا ہاں اب میں سمجھا ہوں صبح اٹھنے والے کیڑوں کو پرندے کھا جاتے ہیں۔ اس لئے صبح اٹھنا بہت خطرناک ہے۔

☆......☆......☆......☆

محمود مجیب اصغر صاحب

صحابہ کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ نے 19 سال کی عمر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام قبول کیا۔ اس سے قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ تاریکی ہے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پھر یکدم چاند روشن ہو گیا اور آپ اس کے پیچھے چل پڑے آپ نے دیکھا کہ حضرت زیدؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابو بکرؓ آپ سے پہلے ہی وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے خواب میں ان سے پوچھا کہ آپ کب یہاں پہنچے تو انہوں نے فرمایا "ابھی" چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کی تبلیغ سے آپ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ مسلمان ہو گئے اور آپ کی یہ خواب پوری ہوئی۔

آپ کی والدہ حمنہ معاند خاندان کی تھیں انہوں نے آپکو اسلام چھوڑنے کے لئے کہا اور فاقہ کشی شروع کر دی تین دن کے بعد ان کی حالت غیر ہو گئی اور مرنے کے قریب ہو گئیں آپ والدہ کے پاس آئے والدہ نے کہا کہ میری محبت تمہارے ایمان پر یقیناً غالب آگئی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ماں! تم مجھے بہت پیاری ہو لیکن اگر ایک ایک کر کے تمہاری ہزار جانیں بھی نکل جائیں تو پھر بھی میں اسلام نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے اسلام کی راہ میں بہت تکالیف اٹھائیں۔ شعب ابی طالب میں محصوری کے زمانہ میں ایک بار آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کے پاؤں کے نیچے کوئی نرم چیز آگئی آپ نے اٹھا کر کھالی اور آپ کو ساری عمر پتہ نہ چلا کہ وہ کیا چیز تھی۔ بالآخر آپ مدینہ ہجرت کر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد قریش نے دھمکیوں سے بھرے ہوئے خطوط لکھنے شروع کر دیئے مدینہ میں سخت خوف کی راتیں تھیں آپ کو حضورؐ کا طوعی طور پر پہرہ دینے کا شرف حاصل رہا جس پر حضورؐ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ جنگ بدر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی نقل و حرکت معلوم کرنے کے لئے آپ کو کئی مہمات پر بھجوایا بالآخر جنگیں شروع ہو گئیں آپ بدر کی جنگ میں شامل ہوئے۔ بدر کی جنگ میں آپ کا چھوٹا بھائی شہید ہو گیا احد میں آپ ان جانثاروں میں شامل تھے جنہوں نے لشکر کے منتشر ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا آپ تمام غزوات النبیؐ میں شامل ہوئے صلح حدیبیہ پر آپ کے بھی دستخط ہوئے۔ مسلسل جہاد پر رہنے کے باعث آپ کی صحت خراب ہو گئی اور آپ حجۃ الوداع کے موقع پر سخت بیمار ہو گئے۔ آنحضرتؐ آپ کے خیمہ میں آئے آپ نے بیماری کی حالت میں سارا مال خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کی اجازت نہ دی تاہم 1/3 حصہ مال خدا کی راہ میں وقف کرنے کی آپ کو اجازت مل گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپ صحت یاب ہوئے۔

آپ کی زندگی کا اہم ترین واقعہ خلافت ثانیہ میں عظیم مملکت فارس کے دارالحکومت مدائن کی فتح ہے اس اہم محاذ کے لئے پہلے حضرت عمرؓ نے خود میدان جنگ میں اترنے کا فیصلہ کیا مگر پھر مشوروں کے بعد آپ نے مرکز میں رہنے کا فیصلہ کیا اور اپنی جگہ حضرت سعدؓ کا انتخاب کیا حضرت سعد نے اس محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور دریائے فرات میں طغیانی کے دوران گھوڑے ڈال دیئے اور دریا پار کر کے مدائن کے سفید محلات کو فتح کر لیا آپ نے اپنی وفات پر وہ جبہ منگوایا جو بدر کے موقع پر پہنا تھا اور اپنے بچوں کو وصیت فرمائی کہ یہ جبہ پہنا کر آپ کو دفن کیا جائے۔

آپ کے ایک پوتے کا بیان ہے کہ ہمارے والد ہم کو مغازی اور سرایا کی تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ تمہارے آباؤ اجداد کے قابل فخر کارنامے ہیں پس ان کے تذکروں اور یادگاروں کو فراموش نہ کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

دفاع پاکستان میں احمدیوں کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ جب بھی ملک کی حفاظت کا مسئلہ پیش آیا۔ احمدیوں نے اپنے وطن پر اپنا تن من دھن سب قربان کر دیا۔ 1965ء کی جنگ میں جنرل اختر حسین ملک نے چھمب کے محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے اور عسکری تاریخ میں نمایاں مقام حاصل کیا اور جنرل عبدالعلی ملک نے چونڈہ کے تاریخی محاذ پر دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی لڑی۔ اور اپنے ملک پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ 1965ء میں ہی رن کچھ کے محاذ پر بریگیڈیئر افتخار احمد جنجوعہ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور ہیرو آف رن کچھ کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور دسمبر 1971ء میں میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی پانے کے بعد کشمیر کے محاذ پر راہ خدا میں جان قربان کر دی۔ میجر قاضی بشیر احمد، میجر منیر احمد، سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیرالدین، فضائی ریکارڈ قائم کرنے والے فلائٹ آفیسر شمس الحق، لیفٹیننٹ خالد کڑک وغیرہ نے اپنا خون دے کر جذبہ حب الوطنی کی داستانیں رقم کیں۔

1971ء میں راجستھان سیکٹر میں میجر جنرل ناصر احمد نے دشمن کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ وطن کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہو گئے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ 1948ء سے لے کر دسمبر 1971ء کی جنگ تک پاکستان کی افواج کے اعلیٰ ترین رینک یعنی جنرل کے عہدے کے صرف دو افراد نے جان پیش کی یا زخمی ہوئے یہ دونوں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی تھے احمدیوں نے وطن عزیز پر ہونے والے ہر وار کو اپنے سینے پر لیا اور یہ ثابت کر دیا کہ دفاع وطن میں احمدی جوان ہی سب سے آگے ہے۔

ایک تاریخ ساز پاکستانی
جرنیل اختر حسین ملک
ہلال جرأت

1965 میں کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو جو ایک پیدل ڈویژن کے آفیسر کمانڈنگ تھے کارروائی کرنے کا فرض سونپا گیا۔ آپ نے اس کام کو انجام دینے کے لئے آپریشن جبرالٹر کا منصوبہ تیار کیا اور اس پر عمل درآمد کیا۔ اس محاذ پر چھمب میں بھارتی مورچے غیر معمولی طور پر مضبوط تھے اور وہاں ایک طاقتور فوج متعین تھی جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کیا اور بھارتی گیریژن کو اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستانی جرنیل کے پاس جو فوج تھی۔ وہ عملاً ایسی کاروائی کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ بھارتی قلعہ بندیوں کو تباہ کن ضربیں لگانے اور انہیں برباد کرنے کی کارروائی جنرل آفیسر کمانڈنگ کے بہادرانہ منصوبے بنانے اور کارروائی میں غیر معمولی قیادت کی رہین منت تھی انہوں نے اس مشکل کام کو دلیرانہ طور پر اور ذاتی جرأت کے ساتھ انجام دیا اس پر بہادری کا دوسرا اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرأت دوران جنگ میں عطا کیا گیا۔

1965ء کی جنگ میں جرأت بہادری اور ذہانت سے جنرل اختر حسین ملک نے کام لے کر عسکری تاریخ میں جس نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس کے بارے میں میجر جنرل سرفراز خاں ہلال جرات ملٹری کراس جو 1965ء کی جنگ میں لاہور محاذ پر کمانڈنگ آفیسر تھے لکھتے ہیں۔

"جس ہنر مندی سے اختر ملک نے چھمب پر اٹیک کیا اسے شاندار فتح کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ وہ اس پوزیشن میں تھے کہ آگے بڑھ کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیں۔ کیونکہ چھمب کے بعد دشمن کے قدم اکھڑ چکے تھے اور وہ جوڑیاں خالی کرنے کے لئے فقط پاکستانی فوج کے آگے بڑھنے کے انتظار میں تھے۔ مگر ایسا نہیں ہونے دیا گیا۔ کیونکہ پکی پکائی پر یحییٰ خاں کو بٹھانے اور کامیابی کا سہرا یحییٰ خاں کے سر باندھنے کا پلان بن چکا تھا۔ لیکن نقصان کس کا ہوا۔ بھارت کو مکمل شکست دینے کا موقع ہاتھ سے نکل گیا کمانڈ کی تبدیلی میں دو دن ضائع ہو گئے۔

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1986ء ص 3)

میجر نادر پرویز حال وفاقی وزیر اس بارہ میں کہتے ہیں۔

"میجر جنرل اختر حسین ملک کے متعلق آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سپر انٹیلی جنٹ اور جینئس تھے وہ ترکی میں رہے ہیں جہاں امریکی اور غیر ملکی جنرل بھی تھے۔ جنرل اختر ملک نے وہاں بھی اپنا سکہ منوایا وہ لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ہاں پاکستانی فوج میں کوئی جنرل ہے 1965ء کی جنگ کی انہوں نے پلاننگ کی تھی۔ اگر ہم اس پلاننگ کے تحت چلتے تو اکھنور قبضے میں آ جاتا۔ اگر اکھنور قبضے میں آ جاتا تو سیالکوٹ محفوظ ہو جاتا۔ کیونکہ اکھنور انڈین لائن آف کیمونی کیشن تھی۔"

(المیہ مشرقی پاکستان کے پانچ کردار ص 20)

ایک اور اعلیٰ سابق فوجی آفیسر اور جنگی امور پر لکھنے کے ماہر بریگیڈیئر ریٹائرڈ امجد علی چوہدری اپنے ایک مضمون میں جنرل اختر ملک کی اعلیٰ فوجی مہارت اور منصوبہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آپریشن جبرالٹر ایک جرأت مندانہ اقدام تھا۔ جس نے کئی گنا بڑی طاقت کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دیا۔ اور اس کی لاتعداد فوج میں کھلبلی مچا دی۔ ہمارے کئی جانباز سری نگر اور اس سے بھی آگے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 6 ستمبر دفاع پاکستان نمبر 1984ء)

ایک اور جنگی ماہر میجر شیخ غلام نصیر صاحب کی ماہرانہ رائے پیش ہے۔

پاکستان افواج کے پہلے حملے ہی سے بھارتی افواج بدحواس ہو گئیں اور اپنے کنکریٹ کے مورچے چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں بھارتی فوجی اپنی توپیں چھوڑ گئے توپوں کے اندر گولے بھی نہ نکال سکے۔ بھارتی بکتر بند افواج نے ٹینکوں کو جلتا چھوڑ دیا۔ غرض تمام افواج میں پسپائی کا عالم تھا اور پاکستانی افواج ان کا پیچھا کر رہی تھیں اکھنور چند میل کے فاصلے پر تھا۔ جس پر قبضے کا بندوبست پہلے سے ہو چکا تھا۔ مگر افسوس ہمیں اس وقت کمانڈر کی تبدیلی کا حکم پہنچ گیا جنرل اختر ملک کی جگہ جنرل یحییٰ خاں تشریف لے آئے۔

(1965ء کی جنگ چند حقیقتیں چند یادیں۔ روزنامہ جنگ لاہور 30۔ اگست 1984ء ص 3)

لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک
ہلال جرأت

ستمبر 1965ء کی جنگ کی دوسری بڑی لڑائی دفاعی نوعیت کی تھی۔ جس میں ہندوستانی ٹینکوں کی خطرناک یلغار کو بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے ایک معمولی فورس کے ساتھ چونڈہ میں اس شان استقامت اور اس جرأت سے روکا کہ آج تک بڑے بڑے فوجی جرنیل ان کی اس جرأت پر حیران ہیں۔ بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو ان کے ڈویژنل کمانڈر نے تو یہ حکم دیا تھا کہ چونکہ یہ حملہ اتنا بڑا ہے کہ اس معمولی فوج کے ساتھ تم اسے روک نہیں سکو گے اس لئے پیچھے آ جاؤ مگر اس بہادر احمدی جرنیل عبدالعلی ملک نے کہا اگر میں نے ایسا کیا تو سیالکوٹ کے اہم ترین خطے پر دشمن کا قبضہ ہو جائے گا۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ میں دشمن کی اس یلغار سے چونڈہ میں ہی نمٹنے کی کوشش کروں۔

اس سلسلہ میں مشہور ترین جنگی وقائع نگار اور 65ء اور 71ء کی جنگوں پر سب سے زیادہ لکھنے والے صحافی جناب عنایت اللہ مدیر ماہنامہ حکایت لکھتے ہیں۔

"جنرل عبدالعلی ملک ستمبر 1965ء کی جنگ میں بریگیڈیئر کی حیثیت سے لڑے تھے ان کے ڈویژن کمانڈر میجر جنرل اسماعیل نے دشمن کی بکتر بند طاقت سے گھبرا کر انہیں حکم دیا تھا کہ پیچھے ہٹ جائیں اور سیالکوٹ کو خالی کر دیں۔ تو جنرل عبدالعلی ملک نے ان کا یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ انہوں نے ریوالور نکال کر اپنے ڈویژن کمانڈر سے کہا کہ مجھے زبردستی پیچھے ہٹنے کا حکم دو گے تو پہلی گولی تم پر چلاؤں گا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک پیادہ بریگیڈ اور صرف ایک ٹینک رجمنٹ سے بھارت کے بکتر بند ڈویژن کو تین دن تک روکے رکھا۔"

(ماہنامہ حکایت فروری 1974ء ص 2)

وطن کے اس مایہ ناز سپوت نے چونڈہ سے ہی دشمن پر اس جرأت اور مردانہ وار بہادری سے حملے کئے کہ بھارت کی مایہ ناز افواج اور فخر ہند نامی ٹینکوں کی ڈویژن جس کے ٹینکوں کا نام ہی Black Elephant رکھا گیا تھا اس کے دانت کھٹے کر دیئے اور چونڈہ کو بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔ اپنے سے کئی گنا تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود بھارتی افواج چونڈہ میں ایک قدم آگے نہ بڑھ سکیں اس جرات بہادری شجاعت اور جذبہ حریت اور جیالے پن کے اعتراف کے طور پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو جنگ کے ایام میں ہی محاذ جنگ کے قریب ترین مقام پر بہادری کے دوسرے اعلیٰ ترین اعزاز ہلال جرات سے نوازا گیا۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے ای اے ایس بخاری نے چونڈہ کے محاذ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد جنرل عبدالعلی ملک کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"بریگیڈیئر ملک عبدالعلی جو کہ محافظ چونڈہ کہلاتے ہیں اور 24 بریگیڈ کے کمانڈر تھے خوب جانتے تھے اور یہ سچ ہے کہ اگر چونڈہ دشمن کے ہاتھ آ جاتا تو سب کچھ دشمن کے ہاتھ آ جاتا۔ مگر کافی مار پیٹ کے بعد دشمن عبدالعلی ملک کو مغلوب نہ کر سکا۔ اور نہ ہی چونڈہ لے سکا۔ عبدالعلی ملک کے متعلق ایک تراشہ پیش خدمت ہے ایک فوجی صاحب جو چونڈہ میں موجود تھے لکھتے ہیں۔

"یہ حقیقت ہے کہ عبدالعلی ملک بذات خود ایک آرمرڈ ڈویژن کے برابر تھے۔

جناب بخاری لکھتے ہیں۔

جب جنگ کی شدت میں ذرا کمی ہوئی تو فیلڈ مارشل ایوب خاں صاحب پسرور تشریف لائے اور انہوں نے افسروں سے خطاب کے دوران یہ الفاظ استعمال کئے۔

"چونڈہ کے معرکے میں کیا ہوا (یہ تو سب کو معلوم ہے) ہندوستانیوں نے زبردست حملہ کیا اور دو ڈویژنوں سے 'مگر علی وہاں موجود تھا' اس کا انگریزی متن شاید زیادہ موثر رہے گا۔

Referring to battle of Chwinda F.M Ayub Khan said.....look what happened here in Chwinda.

He said the Indians Attacked But Ali was there.

جناب بخاری اپنے مضمون میں مزید لکھتے ہیں۔

.....چونڈہ پر آخری حملہ اور ناکام کوشش ہندوستانی آرمڈ ڈویژن اور 16 ڈویژن نے کی اور یہ عجیب لگتا ہے کہ عبدالعلی ملک نے چند ٹینکوں اور دو کمپنیوں سے اس بھرپور حملے کو پسپا کر دیا شاید کوئی اور کمانڈر اتنا بڑا خطرہ (Risk) مول نہ لیتا۔

اس لڑائی کو جس میں اعداد و شمار کے لحاظ سے اتنا عدم توازن تھا ہندوستانی جارحیت کے سیلاب کو روک لینا ایک عجوبہ سمجھا جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 12 مئی 1997ء ص 7)

عبدالعلی ملک نے ہندوستانی ٹینکوں فخر ہند کا نہ صرف غرور توڑ دیا بلکہ چونڈہ کے میدان کو ہندوستانی ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔ جنگ کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونڈہ کے ارد گرد سینکڑوں جلے ہوئے ٹینکوں کے ڈھانچے پڑے تھے جن پر بچے سوار ہو کر اپنی اپنی پسند کے پائپ نالیاں پرزے بطور کھلونا لے جا رہے تھے خاکسار راقم الحروف نے بھی انہی ایام میں فخر ہند ٹینک کی ایک نالی اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔

ہمت اور جرأت کا پیکر

میجر جنرل افتخار احمد جنجوعہ

ہلال جرأت

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے جس نے پہلے 1965ء میں رن کچھ کے میدان جنگ میں ہندوستان کو شکست فاش دی۔

. اس بے مثال جرأت اور بہادری پر ہیرو آف رن کچھ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

بریگیڈیئر افتخار نہ صرف لڑائی میں زخمی ہوئے بلکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمن کا مقابلہ کیا اس ذاتی شجاعت اور بہادری کے صلے میں حکومت پاکستان نے آپ کو بہادری کا دوسرا بڑا اعزاز ہلال جرأت عطا کیا۔

جنرل افتخار جنجوعہ نے رن کچھ کی لڑائی کے بعد کشمیر کے محاذ پر خدمات سرانجام دیں۔ 1971ء میں آپ کشمیر کے محاذ پر کمانڈنگ آفیسر تھے۔ آپ کی بے مثال جرأت اور بہادری کا ذکر کرتے ہوئے سابق سیکرٹری دفاع میجر جنرل فضل مقیم اپنی کتاب المیہ پاکستان 1971ء میں لکھتے ہیں۔

5 دسمبر 1971ء میں چھمب کے سیکٹر میں میجر جنرل افتخار کی کمان میں 23 ڈویژن کو جو مشن سونپا گیا تھا اس کے مطابق اسے دریائے توی تک کا علاقہ دشمن سے صاف کرنا تھا۔ لیکن 23 اے کے بٹالین اپنے جوانوں سمیت اور پر عزم کمانڈنگ آفیسر کی کمان میں دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ جس کا دفاع دشمن نے انتہائی مضبوطی سے کیا ہوا تھا...... جواں ہمت اور جانباز ڈویژن کمانڈر افتخار نے ہمت نہ ہاری وہ ایسی شخصیت نہیں تھے جو دشمن کو چین لینے دیں۔ بھارتی فوج اس زبردست حملے کی تاب نہ لا کر بعجلت تمام پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی اور پسپا ہو کر افراتفری کے عالم میں راہ فرار اختیار کرتے ہوئے اپنے پیچھے جنگی سازوسامان اسلحہ کے ڈھیر تقریباً ایک سکواڈرن کے برابر صحیح سالم ٹینک اور بہت سی گاڑیاں چھوڑ گئی اور یوں چھمب پر پاکستان کا پرچم لہرا دیا گیا۔

اس وقت یہ ڈویژن مسلسل جنگ کرتے کرتے بہت تھک چکا تھا پھر بھی اس مین ایک شخص تھا جو اب تک تازہ دم نظر آرہا تھا اور وہ اس کا جنرل تھا بلاشبہ ایسے پرجوش اور باہمت جنرل کے لئے موجودہ قسم کی جنگی ذمہ داری (دفاعی پوزیشن میں رہنے والی) اس کی شخصیت کے مطابق نہ تھی۔ کیونکہ ایسے نڈر اور جوشیلے افسر کے لئے نچلا بیٹھنا ایک مشکل کام تھا۔ 10 دسمبر کو جو ہیلی کاپٹر جنرل کو اگلے مورچوں کی طرف لے جارہا تھا اسے ایک ناخوشگوار حادثہ پیش آیا اور پاکستان کے یہ بہت ہی اچھے جنرل ہسپتال جاتے ہوئے راستہ میں دم توڑ گئے۔

(پاکستان کا المیہ 1971ء ص 282 تا 308)

ناقابل تسخیر ہواباز

سکواڈرن لیڈر

خلیفہ منیرالدین احمد

1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان فضائیہ نے جس جرات بہادری اور فقید المثال انمٹ کارناموں کا مظاہرہ کیا ان کو ایک ممتاز جنگی نامہ نگار جان فریکر نے اپنی کتاب میں محفوظ کیا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "جنگ پاکستان 1965ء میں فضائی معرکہ" کے عنوان سے جناب لطیف احمد خاں نے کیا ہے انہوں نے جنگ کی تفاصیل ڈائری کی صورت میں درج کی ہیں۔ احمدیت کے نامور سپوت خلیفہ منیرالدین احمد کی جرات اور بہادری کا ذکر کرتے ہوئے "امرتسر راڈار کا معرکہ" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"سکواڈرن لیڈر منیرالدین کو پاک فضائیہ میں منیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ اپنی فضائیہ کے مقبول ترین افسروں میں سے ایک تھا 1965ء میں نسبتاً فربہ جسامت سفیدی مائل سیاہ بالوں اور من موجی طبیعت کی بناء پر نوجوان ہوابازوں کے دوران انہیں بزرگوار کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن منیر نے تیز رفتاری کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ چاق و چوبند افراد بھی ان کا مقابلہ نہ کرپائے۔

سرگودھا ونگ اپریشن آفیسر کی حیثیت سے منیر کو جنرل پروازوں میں شرکت کی ضرورت نہ تھی اور کچھ ہو نہ ہو۔ ان کی لاتعداد انتظامی ذمہ داریاں ان کی صلاحیتوں کو فنا کر ڈالنے کے لئے کافی تھیں لیکن اپنی خاندانی روایت کے مطابق ان کا سب سے بڑا شوق پرواز تھا۔ اور وہ کسی نہ کسی طرح اپنے لئے دن میں ایک اور کبھی کبھی دو جنرل پروازوں کا موقعہ حاصل کر ہی لیا کرتے۔ منیر کے بارے میں فضائیہ میں بہت سے قصے مشہور ہیں اپنی روایتی ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ پرواز کے لئے ناموزوں سمجھے جاتے تھے اور یہ ہکلاہٹ ان کے بڑھتے ہوئے جوش کے ساتھ کچھ زیادہ ہی شدید ہو جاتی۔

جنگ کے ابتدائی دنوں میں جب ان کے ایف 6 سکیشن کا چھمب کے علاقے میں کچھ عجب حالات میں انڈین ایئرفورس کے مگ 21 سے سامنا ہو گیا تو منیر ان کے مگ 21 لڑاکا طیاروں میں سے ایک کے اتنے قریب جا پہنچے کہ وہ اس کے بڑے بازو کو ہاتھ لگا سکتے تھے۔.....

ان کے پاس شیر کا دل تھا اور ان کا عزم بس یوں کہئے جونک کی طرح پیوست ہو جانے والا۔ انہوں نے فضائی دفاعی معرکوں اور تحفظ کی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ لیکن لاہور سے کچھ دور سرحد کے پار امرتسر راڈار اسٹیشن کے بارے میں ان کے ذہن میں ایک جنون طاری تھا۔ اس بڑی تنصیب کو تباہ کرنے کے بارے میں ان کی کیفیت اتنی شدید تھی کہ سرگودھا کے لوگ امرتسر کے راڈار کو منیر کا راڈار کہتے تھے.....11 ستمبر سکواڈرن لیڈر منیر کی زندگی کا آخری دن تھا۔ وہی آخری دن جس کی بابت ٹیپو سلطان نے یہ کہا تھا۔

"گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے" منیر کی زندگی کا یہ ایک دن کتنا مبارک تھا جس دن اس نے اپنی زندگی کی قربانی دے کر اپنی قوم اور ملک کی حیات تازہ کے سامان فراہم کئے اور امرتسر کا اڈہ تباہ ہو گیا۔ جنگ کے دوران اپنی نویں جنرل پرواز میں منیر کی موت کا صدمہ سرگودھا اور پوری پاک فضائیہ میں شدت سے محسوس کیا گیا وہ اب بھی منیر کو سراپا ہمیشہ پیشہ ور ہواباز کہہ کر یاد کرتے ہیں منیر کی جرأت اور ولولہ انگیزی کے اعتراف کے طور پر انہیں بعد از مرگ ستارہ جرأت عطا کیا گیا۔

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد

تمغۂ امتیاز

کرنل بشارت احمد دسمبر 1971ء میں 13- آزاد کشمیر بٹالین کی کمانڈ کر رہے تھے پاکستانی فوج بڑی تیزی سے چھمب کی طرف بڑھ رہی تھی ایک کے بعد ایک دیہات کو فتح کرتی چلی جارہی تھی۔ ہندوستانی فوج جو بہت بڑی تعداد میں تھی اور پوری طرح سازوسامان سے لیس تھی اس کو ہوائی فوج کا تحفظ بھی حاصل تھا۔ پاکستانی فوج اس کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کر رہی تھی۔ کرنل بشارت احمد اور ان کے طوفانی دستے اس تیزی سے آگے بڑھے کہ ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ دشمن نے ان کو نرغے میں لے لیا اور گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ جس پر ان کے ساتھی یا تو شہید ہو گئے اور کچھ زخمی ہو گئے اور واپس جانے سے معذور ہو گئے میجر عباس کیپٹن شریف کرنل بشارت اور دوسرے سپاہیوں کو ہندوستانی فوج نے قیدی بنا لیا اور ان کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ زخمی ہونے کی وجہ سے خون کی کمی ہو گئی آخر ہسپتال میں ان کو علاج کے لئے بھجوایا دیا گیا۔

پاک فوج کے چند بہادر سپاہیوں کے قیدی بنا لئے جانے کی تصدیق ہو گئی تو ہندوستانی افواج کا کمانڈر انچیف جنرل مانک شاہ خود کرنل بشارت احمد کے کمرہ میں آیا اور کچھ سوالات کئے کرنل بشارت نے نہایت جرات سے ان سوالات کا جواب دیا جنرل مانک شاہ کی اس گفتگو کا ذکر کرنل بشارت صاحب نے اپنی کتاب The Soldier With Mission میں خود کیا ہے۔ مانک شاہ نے ان سے سوال کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ آج 16- دسمبر ہے بنگلہ دیش آزاد ہو چکا ہے تمہارے اس بارے میں کیا تاثرات ہیں۔

میں نے جواباً کہا۔ آج آپ کو موقعہ ملا ہے ایک دن ہمیں موقعہ ملے گا تو پاکستان کی سرحدیں شملہ ڈلہوزی تک بڑھ جائیں گی۔ آج تمہارا ملک غیر ملکی امداد سے طاقتور ہے کل ہم اپنا بدلہ لے لیں گے۔

یہ جواب سن کر مانک شاہ حیران ہو گیا وہ کچھ بڑبڑایا اور کہا کرنل دیکھو تمہارا باپ بھی ایسا نہیں کر سکتا ہم نے تم کو شکست دی ہے میں نے کہا جناب میرا باپ فوت ہو چکا ہے لیکن اس کے بیٹے نے تمہاری فوج کو کافی نقصان پہنچایا ہے میں پھر اپنے ملک کی حفاظت کے لئے لڑنے کے قابل ہو جاؤں گا پھر مانک شاہ نے کہا! تمہاری بٹالین نے بھارت کا بہت نقصان کیا ہے اب تمہیں اپنے کئے کی سزا ملے گی۔

میں نے جواباً کہا "جناب آپ مائنڈ نہ کریں ہم لڑنے والے سپاہی ہیں اور اس کی قیمت ادا کرنا بھی جانتے ہیں۔"

پھر ان کو اخباری نمائندوں کے سامنے پیش کیا گیا ان سے سوال ہوا۔

سوال کرنل تم ہندوستان پر تین بار حملہ کر چکے ہو ابھی کتنی بار اور حملے کرنے کا ارادہ ہے؟

جواب (میں نے کہا) ہم سلطان محمود غزنوی کے پیروکار ہیں، اس نے چھوٹے سے سومنات کے لئے ہندوستان پر 17 حملے کئے تھے ہمارے سامنے تو ایک بہت بڑا سومنات ہے اور گزشتہ تاریخ کے لحاظ سے ابھی 14 بار مزید حملے کا امکان ہے پاکستان کا یہ بہادر اور نڈر فوجی اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہو کر ہندوستان کی قید میں چلا گیا۔ زخمی قیدیوں کے تبادلے مین 22 فروری 1972ء کو واپس پاکستان آگیا اور اس بہادری اور جرات کے صلے میں اسے تمغہ امتیاز دیا گیا۔

محترم کرنل صاحب چند ماہ قبل وفات پا گئے۔ الفضل کے قارئین ان کے مضامین سے بخوبی آگاہ ہیں۔

پاکستانی جنگوں کے

سرفہرست ہیرو

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے جنگ لندن کو اپنے ایک انٹرویو میں ان فوجی افسران کا ذکر یوں فرمایا۔

مجھے آپ یہ بتایئے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ شہداء میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں۔ جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پا گیا تھا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبدالعلی ملک تھے.... پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیئر افتخار تھے۔ یہ سارے احمدی ہیں اچھے بددیانت لوگ ہیں۔ کہ جب جان کی بازی لگانے سردھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوئے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد جرنیلوں کی تھوڑی ہے لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے۔

(روزنامہ جنگ لندن 27 ستمبر 1988ء)

☆......☆......☆......☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

سیرۃ صحابہؓ کا عظیم الشان پہلو

فیاضی اور جود و سخا

حضرت امام حسینؓ

مالی اعتبار سے آپؓ کو خدا نے جیسی فارغ البالی عطا فرمائی تھی اسی فیاضی سے آپ اس کی راہ میں خرچ کرتے تھے ابن عساکر لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ خدا کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے۔..... (تہذیب الاسماء نووی جلد 2 ص 163)

کوئی سائل کبھی آپ کے دروازہ سے ناکام نہ واپس ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک سائل مدینہ کی گلیوں میں پھرتا پھراتا ہوا در دولت پر پہنچا اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کرکے باہر نکلے سائل پر فقر و فاقہ کے آثار نظر آئے اسی وقت اپنے خادم قنبر کو آواز دی قنبر حاضر ہوا آپ نے پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے قنبر نے جواب دیا آپ نے دو سو درھم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے تھے وہ ابھی تقسیم نہیں کئے گئے فرمایا ان کو لے آؤ اہل بیت سے زیادہ ایک مستحق آگیا ہے چنانچہ اسی وقت دو سو کی تھیلی منگا کر سائل کے حوالہ کردی اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے اس لئے اس سے زیادہ خدمت نہیں کرسکتے۔ (ابن عساکر جلد 2 ص 323)

ایک مرتبہ کسی طرف جا رہے تھے راستہ میں کچھ فقراء کھانا کھا رہے تھے حضرت حسینؓ کو دیکھ کر انہیں بھی مدعو کیا ان کی درخواست پر آپ فوراً سواری سے اتر پڑے اور کھانے میں شرکت کرکے فرمایا کہ تکبر کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا اور ان فقراء سے فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اس لئے تم بھی میری دعوت قبول کرو اور ان کو گھر لے جا کر کھانا کھلایا۔ (ابن عساکر جلد 4 ص 312)

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ

حضرت ابو طلحہؓ بھی شہرت پسندی ریا اور نمود و نمائش سے دور رہتے تھے اپنے کنوئیں بیرحا کو وقف کرتے وقت رسول اللہ ﷺ سے قسم کھا کر کہا کہ یہ بات اگر چھپ سکتی تو کبھی میں ظاہر نہ کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 115)

حضرت ابو شریحؓ

وہ بڑے فیاض اور دریا دل تھے۔ لوگوں کو اپنی چیزوں کے استعمال کی عام اجازت دے رکھی تھی۔ اور اعلان کر دیا تھا کہ جب تم دیکھو کہ میں اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے روکتا ہوں تو مجھے مجنوں سمجھو اور داغ دے کر میرا علاج کرو۔ اور جو شخص ابو شریح کا دودھ گھی وغیرہ پائے تو وہ اس کے لئے حلال ہے اور اس کو بلا تکلف کھا پی سکتا ہے۔

(استیعاب جلد 2 ص 716)

حضرت قیسؓ بن سعدؓ بن عبادہ

جود و سخا، فیاضی و کرم ان کی زندگی کا روشن تر وصف ہے اسماء الرجال کے مصنفین لکھتے ہیں۔ کہ وہ صحابہؓ میں نہایت کریم اور سخی تھے۔

حضرت عمروؓ بن جموح

جود و سخا عرب کی ایک قدیم میراث ہے حضرت عمروؓ میں جس درجہ تک یہ صفت موجود تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اسی کی وجہ سے ان کو بنو سلمہ کا سردار بنایا تھا۔

چنانچہ خاندان سلمہ کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ نے دریافت کیا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ جد بن قیس ایک بخیل شخص ہمارا سردار ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخل سے بدتر کوئی چیز نہیں اس لئے تمہارا سردار عمروؓ بن جموح کو بناتا ہوں۔

(اصابہ جلد 4 ص 291)

حضرت عبد اللہؓ بن زید

حضرت عبد اللہؓ کے پاس بہت قلیل جائیداد تھی جس سے وہ اپنے بال بچوں کی پرورش کرتے تھے لیکن انہوں نے کل کی کل صدقہ کر دی ان کے باپ نے آنحضرت ﷺ سے آکر واقعہ بیان کیا آپؐ نے ان کو بلا کر فرمایا کہ خدا نے تمہارا صدقہ قبول کیا لیکن اب باپ کی میراث کے نام سے تم کو واپس دیتا ہے۔ تم اس کو قبول کر لو۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 233)

حضرت سعد بن عبادہؓ

حضرت سعدؓ کے مرقع اخلاق میں جود و سخا کے خال و خط بہت نمایاں ہیں اسماء الرجال کے مصنف جب ان کا تذکرہ کرتے ہیں تو لکھتے ہیں۔ کہ حضرت سعدؓ نہایت فیاض آدمی تھے۔ اور تمام عرب میں یہ بات صرف انہی کو حاصل تھی کہ ان کی چار پشتیں جود و سخا میں نام آور ہوئیں۔ ان کے دادا ولیم باپ عبادہ خود، بیٹا (قیس) اپنے زمانہ کے مشہور سخی تھے۔

صحابہؓ میں اصحاب صفہ کی ایک جماعت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو ذی مقدرت صحابہ کے سپرد کر دیتے تھے چنانچہ اور لوگ ایک دو آدمی اپنے ہاں لے جاتے تھے لیکن حضرت سعدؓ 80 آدمیوں کو برابر شام کے کھانے میں مدعو کرتے تھے۔ فطری سخاوت ہر جگہ نمایاں ہوتی تھی۔ ماں نے انتقال کیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے کہ میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں مگر کیا صورت ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ پانی پلواؤ، سقایہ آل سعد جو مدینہ میں بنا اسی صدقہ کا نتیجہ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 ص 285)

حضرت واثلہؓ بن اسقع

ابتداء میں نہایت نادار تھے اسی لئے اصحاب صفہ کے زمرہ میں شامل ہو گئے تھے بعد میں خدا نے فارغ البال کیا۔ فارغ البالی کے زمانہ میں نہایت فیاض اور سیر چشم تھے اور صبح و شام دونوں وقت برابر لوگوں کو بلا کر کھانے میں شریک کرتے تھے۔

(ابن سعد ج 7 ق 2 ص 129)

حضرت عبد اللہؓ بن عامر

خدا نے جس طرح انہیں صاحب ثروت بنایا تھا ویسے ہی وہ فیاض بھی تھے سیرت نگار کہتے ہیں کہ وہ عرب کے مشہور ممدوح فیاضوں میں سے ایک فیاض تھے۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 192)

حج سے واپسی کے بعد جب مدینہ گئے تو مال غنیمت کے حصہ میں سے ہزاروں دینار مہاجرین و انصار میں تقسیم کئے۔ (ایضاً)

ان کی وفات پر زیاد اعجم نے ان کی فیاضی کا نہایت پر زور مرثیہ لکھا تھا۔ (استیعاب جلد 1 ص 388)

بڑے بڑے صحابہ ان کی فیاضی کے معترف تھے۔ حضرت عثمانؓ نے جب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی جگہ حضرت عبد اللہؓ کو مقرر کیا تو حضرت موسیٰ اشعریؓ نے جاتے وقت اہل بصرہ کو ان الفاظ میں عبد اللہ کی آمد کی اطلاع دی کہ وہ تمہارے پاس قریش کا ایک معزز نوجوان آرہا ہے جو تم میں اس طرح (ہاتھوں سے بتا کر) روپیہ پیسہ برسائے گا۔

(سیر الصحابہ جلد ہفتم ص 136)

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ

علاوہ بہت سے اوصاف کے فیاضی اور سخاوت کا وصف بہت غالب تھا سیر چشمی اور دریا دلی ان کے خمیر میں داخل تھی۔ زمانہ اسلام میں جزیرۃ العرب میں دس فیاض مشہور تھے عبد اللہ ان میں سے بھی سب سے زیادہ فیاض تھے۔ اور ان کی فیاضی کو کوئی نہ پہنچ سکتا تھا ایک مرتبہ ان کی غیر معتدل فیاضی پر کسی نے ٹوکا تو جواب دیا خدا نے میری ایک عادت بنا دی ہے میں نے اس عادت کے مطابق دوسروں کو بھی عادی بنا دیا ہے مجھ کو ڈر ہے کہ اگر میں یہ عادت چھوڑ دوں تو خدا مجھے دینا چھوڑ دے گا۔

(استیعاب جلد نمبر 1 ص 354)

حضرت سعیدؓ بن العاص

شجاعت و شہامت کے ساتھ فیاضی اور دریا دلی بھی خمیر میں داخل تھی ہفتہ میں ایک دن اپنے بھائی بھتیجوں کو ساتھ کھلاتے تھے۔ اس کے علاوہ سب کو کپڑے دیتے نقدی عطا کرتے تھے اور ان کے گھروں پر ساز و سامان بھجواتے تھے۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 311)

یہ فیاضی محض اعزہ کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ کار خیر میں بھی بہت فیاضی سے صرف کرتے تھے ہر شب جمعہ کو کوفہ کی مسجد میں غلام کے ہاتھ دینار سے بھری ہوئی تھیلیاں نمازیوں میں تقسیم کراتے تھے۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 310)

کبھی کوئی سائل آپ کے در سے ناکام واپس نہ ہوتا تھا اگر روپیہ پاس نہ ہوتا تو ایک تحریری یادداشت بطور ہنڈی کے دے دیتے کہ جب روپیہ آجائے سائل وصول کرے۔

(استیعاب جلد نمبر 2 ص 556)

حضرت عائشہؓ

ان کی زندگی کا ایک نمایاں وصف جود و سخا تھا حضرت عبد اللہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا ایک مرتبہ امیر معاویہ نے ان کی خدمت میں لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیئے۔

(مستدرک حاکم جلد 4 ص 13)

ایک دفعہ ان کے بھانجے حضرت عبد اللہؓ بن زبیرؓ ان کی فیاضی دیکھ کر گھبرا گئے اور کہا کہ اب ان کا ہاتھ روکنا چاہئے حضرت عائشہ کو معلوم ہوا تو سخت برہم ہوئیں اور قسم کھائی کہ ان سے بات نہ کریں گی۔ چنانچہ ابن زبیرؓ مدت تک معتوب رہے اور بڑی دقت سے ان کا غصہ فرو ہوا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الھجران)

حضرت سودہؓ

سخاوت اور فیاضی میں بھی ان کا ایک نمایاں مقام تھا اور حضرت عائشہؓ کے سوا وہ اس وصف میں بھی سب سے ممتاز تھیں ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ان کی خدمت میں ایک تھیلی بھیجی لانے والے نے پوچھا اس میں کیا ہے؟ بولا درہم۔ بولیں کھجور کی طرح تھیلی میں درہم بھیجے جاتے ہیں یہ کہہ کر اسی وقت سب کو تقسیم کرا دیا۔ وہ طائف کی کھالیں بناتی تھیں اور اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اس کو نہایت آزادی کے ساتھ نیک کاموں میں صرف کرتی تھیں۔ (اصابہ جلد 8 ص 68)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

ماخوذ

امریکہ لیبیا تعلقات میں نئی تبدیلی

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے اپنی خارجہ پالیسیوں کی بنیاد ہی بدل دی ہے اور کولڈ وار کے زمانہ کی گھیرا ڈالنے کی پالیسی کی جگہ اب مخالفین کی برین واشنگ کی کوشش کی جارہی ہے اور اس وجہ سے امریکہ ایسے ایسے ممالک سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے جن سے کئی سالوں سے انتہائی مخاصمت کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا تھا۔ سب سے پہلے ایران میں پیش رفت ہوئی اور ایران کے نئے صدر کے انتخاب کے بعد امریکہ نے واضح طور پر اشارے دئے کہ وہ ایران کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد کیوبا سے بھی کئی پابندیاں اٹھالی گئیں اور کیوبا کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوششیں شروع کر دی گئیں۔ اور اب سب سے حیران کن بات یہ ہوئی ہے کہ لیبیا نے اپنے دو باشندوں پر مقدمہ چلانے کی تجویز قبول کر لی ہے۔ یہ تجویز امریکہ اور برطانیہ نے پیش کی تھی۔ یاد رہے کہ ان دونوں باشندوں پر ایک امریکن طیارے لاکربی کو تباہ کرنے کا الزام تھا۔ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے یہ پیش کش کی گئی ہے کہ لیبیا کا یہ موقف کہ یہ مقدمہ برطانیہ یا امریکہ کی بجائے کسی غیر جانبدار ملک میں چلایا جائے۔ انہیں منظور ہے اور وہ اس سلسلے میں ہالینڈ کا نام پیش کرتے ہیں۔ اور مزید کہ یہ مقدمہ سکاٹ لینڈ کے قانون کے تحت چلایا جائے لیبیا کے ٹیلی ویژن نے یہ خبر دی ہے کہ لیبیا دونوں ملکوں کی تجویز کو قبول کرتا ہے لیکن اس سے منسلک شرائط پر ابھی غور کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اور انگلستان کی حکومتوں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے یہ پیش کش لیبیا کو پیش کی ہے جسے یو۔ این۔ او۔ کے توسط سے لیبیا کو پہنچایا گیا ہے۔

انگلستان کے سیکرٹری خارجہ رابن کک نے لیبیا سے کہا ہے کہ وہ اس معاملے میں تعاون کرے تاکہ اس پرانے معاملہ کو اب جلدی نبٹایا جاسکے۔ مسٹر کک نے کہا کہ کئی سالوں سے لیبیا کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ کسی غیر جانبدار ملک میں ایسی عدالت میں مقدمہ چلانے کی اجازت دے گا جس میں کسی جیوری کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اب ان کا یہ مطالبہ مان لیا گیا ہے اس لئے لیبیا کو چاہئے کہ وہ بھی اس معاملے میں مزید کوئی الجھن نہ ڈالے۔

مسٹر کک نے مزید کہا کہ جونہی ان دونوں افراد کو مقدمہ چلانے کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ ہم لیبیا کے خلاف تمام پابندیاں ختم کرانے کے لئے سیکورٹی کونسل میں اپنا اثر استعمال کریں گے۔

امریکہ کی سیکرٹری آف سٹیٹ میڈلین البرائٹ نے بھی اس پیش کش کی تصدیق کی ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ یہ پیش کش ایسی ہے جس پر مزید بحث و تمحیص نہیں کی جاسکتی اور یہ بات اب لیبیا پر منحصر ہے کہ وہ اس پیش کش کو جس طرح کہ وہ پیش کی گئی ہے قبول کر لے یا اسے چھوڑ دے۔ بہرحال اس پر کسی قسم کے مذاکرات کی گنجائش نہیں ہے۔

یاد رہے کہ 21۔ دسمبر 1988ء کو پان ایم کا ایک بوئنگ 747 طیارہ لاکربی سکاٹ لینڈ کے اوپر فضا میں پھٹ کر تباہ ہوگیا اس حادثہ میں تمام مسافر جن کی تعداد 259 تھی مارے گئے اور ان کے علاوہ گیارہ افراد مزید جاں بحق ہوئے 1991ء میں امریکہ اور برطانیہ نے لیبیا کے دو باشندوں کو اس میں ملوث قرار دیا۔ لیبیا نے اس الزام سے بریت کا اظہار کیا اور یہ جھگڑا اس وقت سے چل رہا ہے۔ 1992ء میں سیکورٹی کونسل نے لیبیا پر کچھ پابندیاں لگادیں جو کہ ابھی تک چل رہی ہیں۔ اس معاملے کی اس نئی صورت حال پر یو این او کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی خوشی کا اظہار کیا ہے۔

انگلستان کے وزیر خارجہ مسٹر کک کا کہنا ہے کہ اگر لیبیا نے اس پیش کش سے فائدہ نہ اٹھایا تو اس کے تیل پر بھی پابندی لگادی جائے گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان پابندیوں کے خلاف دنیا میں ایک لہر چل رہی ہے جو کہ لیبیا کے ہمسائے ملکوں کے رویہ سے صاف ظاہر ہے۔ 22 ممبروں پر مشتمل عرب لیگ اور آرگنائزیشن آف افریقن یونٹی نے ان پابندیوں کی مذمت کی ہے اور ان دونوں بلاکس کے ملکوں کی تعداد کافی ہے۔ اور امریکہ اور برطانیہ کے رویہ میں یہ مثبت تبدیلی بھی اسی وجہ سے عمل میں آئی ہے کہ اب بہت سارے ممالک امریکہ اور برطانیہ کے ڈکٹیٹرانہ طرز عمل کو مزید پسند نہیں کرتے اور اس کا برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرنے والوں کے خاندان والوں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ لیبیا کی شرائط کو تسلیم کرلیں۔

لیبیا کی طرف سے بھی اس سلسلے میں مثبت اشارے مل رہے ہیں اور امید کی جانی چاہئے کہ اب اس سلسلے میں سیاست کی بجائے انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا تاکہ ایک سنگین مسئلہ احسن طریق پر طے پاجائے جس سے دونوں فریق اتفاق کریں اور دونوں فریقوں کے لئے اس کے نتائج بہتر ہوں۔ (ڈان 25۔ اگست 1998ء)

مچھر صرف ملیریا نہیں دماغی بیماری بھی پھیلاتا ہے

○ لندن (ریڈیو رپورٹ) ہمارے ذہن میں مچھر کا تصور ملیریا سے وابستہ ہے لیکن یہ چھوٹا سا کیڑا ملیریا کے علاوہ بھی کئی امراض کو پھیلانے کا کام کرتا ہے۔ جاپان میں پائی جانے والی دماغی بیماریوں اپلائٹس کو آسٹریلیا میں داخل ہونے سے رکوانے کے لئے بڑے پیمانے پر اقدامات شروع ہو گئے ہیں کیونکہ آسٹریلوی جزیرے میں ایک بچے کو یہ مرض لاحق ہوا ہے۔

کھیل کھلاڑی

عبدالصمد قریشی صاحب

پاکستان اور ہاکی

قیام پاکستان کے بعد بہت جلد ہی پاکستان نے اکی کے میدان میں عالمی سطح پر اپنے آپ کو منوا یا۔ کچھ عرصہ بعد ہی پاکستانی کھلاڑیوں نے اپنی محنت اور مہارت کی بدولت بہت جلد دنیا بھر میں اپنی برتری ثابت کر دی۔ خصوصاً 1970ء اور 1980ء کی دو دہائیوں میں تو پاکستان کی ہاکی ٹیم کا کھیل انتہائی عروج پر تھا اور کوئی ٹورنامنٹ ایسا نہ تھا جو کہ پاکستان نے نہ جیتا ہو۔ یہ وہ دور تھا جب ہاکی کے تمام تر عالمی اعزازات پاکستان نے حاصل کئے۔ ان دنوں انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن کے صدر جو کہ پاکستانی ٹیم کی مہارت اور کامیابیوں کے بے حد معترف تھے نے پاکستانی ٹیم کے کھلاڑیوں کے بارے میں اپنے ایک تبصرے میں کہا کہ یہ ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل نہیں بلکہ گیارہ فنکاروں پر مشتمل ہے۔ ہر کھلاڑی اپنی اپنی پوزیشن پر بے مثال ہے۔ یہ ایسا خراج تحسین تھا جس کی واقعی پاکستانی ٹیم بجا طور پر مستحق تھی۔ لیکن گزشتہ چند سالوں میں پاکستان رفتہ رفتہ اپنے تمام عالمی اعزازات سے محروم ہوتا چلا گیا۔ کچھ عرصہ قبل پاکستانی ٹیم جو کہ ریکارڈ چار مرتبہ عالمی کپ جیت چکی تھی ہالینڈ میں اپنے اس آخری اعزاز سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہاکی کے میدان میں ہماری پہلے والی برتری ختم ہو چکی ہے۔ شروع میں بعض ماہرین کا خیال تھا کہ پاکستان میں ہاکی کے زوال کی وجہ آسٹروٹرف اور ہاکی کے وہ بدلتے ہوئے قوانین ہیں جو کہ یورپین ممالک نے خاص طور پر ہاکی پر سے برصغیر پاک و ہند کی برتری کو ختم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بنائے، ہوسکتا ہے کہ ان کا خیال کسی حد تک درست ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اپنے اس قومی کھیل کو جتنا نقصان ہم نے خود پہنچایا ہے کسی اور نے نہیں۔ یہ کھیل پچھلے کچھ عرصہ سے بہت ناقدری کا شکار رہا ہے۔ کھلاڑیوں کی ٹریننگ اور ڈسپلن کا بہت فقدان رہا۔ اصل میں ہاکی تال میل اور بہترین انڈرسٹینڈنگ کا کھیل ہے۔ ان امور کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ کی ضرورت ہے۔

ایک زمانہ تھا جب ہاکی کا کھیل ملک بھر میں خاصا مقبول تھا۔ یہ کھیل نہ صرف ملک کے تمام سکولوں و کالجوں بلکہ اکثر شہروں میں کلبوں کی سطح پر بھی بہت منظم انداز میں کھیلا جاتا تھا۔ نتیجتاً ملک بھر سے اچھے اور باصلاحیت کھلاڑی ابھر کر سامنے آتے تھے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ پورے پاکستان میں ایک دو شہر ہی ایسے ہیں جہاں پر ہاکی باقی رہ گئی ہے۔ اور سکولوں اور کالجوں سے تو ہاکی عرصہ ہوا ختم ہو چکی ہے۔ پہلے کچھ ادارے اور محکمے بھی اس کھیل کی سرپرستی کرتے تھے۔ اب ان محکموں کی جانب سے بھی صورت حال حوصلہ افزا نہیں رہی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہاکی کو بھی کرکٹ کی طرح ذرائع ابلاغ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں مناسب کوریج دیجائے تاکہ نوجوانوں خصوصاً بچوں کو اس کھیل میں دلچسپی پیدا ہو۔ سکولوں اور کالجوں کی سطح پر اس کھیل کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ کلبوں کی سطح پر اس کو دوبارہ منظم کیا جائے۔ ہمارے ملک میں اس کھیل سے محبت کرنے والے ماہرین اور کوچز کی کمی نہیں ان کی مناسب حوصلہ افزائی کی جائے ہر شہر میں اچھے اور معیاری گراؤنڈز کی سہولت مہیا کی جائے تو میرے خیال میں کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے اس قومی کھیل میں عالمی سطح پر ایک دفعہ پھر اپنی برتری ثابت نہ کر سکیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بچوں کے بستوں کا بوجھ

فرانس جیسے ترقی یافتہ ملکوں میں سکول کے بچوں کو اتنے بھاری بستے اٹھا کر سکول جانا پڑتا ہے کہ بہت سے بچے مستقل طور پر کمر درد کی شکایت کرتے ہیں۔ فرانس کے تقریباً سبھی بچوں کو کچھ اسی طرح کے مسائل کا سامنا ہے ان کے بستے ان کی کمر اور ان کے اپنے وزن کی مناسبت سے بہت ہی زیادہ بھاری ہیں بچوں میں کمر درد کی شکایت ایک معمول بنتی جارہی ہے۔ اور یہ معاملہ اس حد تک چلا گیا ہے کہ اب والدین اور سیاستدان بھی اس مسئلے کا کوئی فوری اور بہتر حل نکالنے پر زور دینے لگے ہیں حد سے زیادہ وزنی بستوں سے قطع نظر فرانس میں سکول جانے والے بچوں کی زندگی ویسے بھی اپنے ہمسایہ یورپی ممالک کے بچوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ مشکل ہے پورا دن سکول میں رہنا اور کسی نہ کسی پیریڈ میں موجود رہنا ان کیلئے لازمی ہے اور کھیل کود اور تفریح کے مواقع بھی نہ ہونے کے برابر ہیں اور پھر خاص بڑی کلاسوں کے طلباء اور طالبات کے لئے سکول کا کام کرنا بھی معمول کی بات ہے۔ ایک حالیہ جائزے سے پتہ چلا ہے کہ فرانس کے تقریباً سبھی سکولوں میں خصوصاً پانچویں اور چھٹی کلاس کے بچوں کے بستوں کا وزن ڈاکٹروں کی طرف سے تجویز کردہ وزن سے زیادہ ہوتا ہے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچوں کو اپنے وزن سے دس فیصد سے زیادہ وزن نہیں اٹھانا چاہئے جبکہ کئی فرانسیسی بچے ایسے بستے اٹھانے پر مجبور ہیں جن کا وزن ان کے اپنے وزن کا ایک چوتھائی ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس مناسبت سے ایک بالغ شخص جس کا وزن 70 کلوگرام کے قریب ہو 18 کلوگرام وزن اٹھا کر چلنے پر مجبور ہوگا چنانچہ صورت حال کی ذمہ داری والدین، اساتذہ سکولوں اور اشاعتی اداروں سبھی پر مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہے۔

(جنگ 98-3-27)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ

امریکہ کے افغانستان پر حملے کے دوررس اثرات

افریقہ کے ممالک کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارت خانوں پر دہشت گردوں کے حملوں کی ذمہ داری امریکہ نے سعودی نژاد عرب باشندے اسامہ بن لادن پر ڈال دی۔ اور بقول امریکہ مزید ایسے حملوں کو روکنے کے لئے اسامہ بن لادن اور اس کے ٹریننگ کیمپوں پر حملہ کیا جانا ضروری تھا تاکہ ان کو ختم کیا جاسکے۔ اور اسامہ بن لادن کو مزید دہشت گردی کی وارداتوں سے باز رکھا جاسکے۔ لیکن اتنے بڑے اپریشن کے باوجود لادن زندہ و سلامت موجود ہے اور اس نے بھی امریکہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اپنی ڈگر پر قائم رہے گا۔ اور امریکن جہاں کہیں بھی ہوں اس کا نشانہ بنتے رہیں گے۔

لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ امریکہ نے اس کارروائی سے کیا حاصل کیا۔

طالبان اس وقت افغانستان کے 90 فیصد علاقے پر قابض ہیں۔ اور ان کے مخالفین کا دوبارہ طاقت پکڑنا ایک ناممکن امر معلوم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں طالبان کا بقیہ ملک پر قبضہ صرف وقت کی بات ہے۔ اور امریکہ نے ایک ایسے ملک پر حملہ کرکے جس سے اس کے بہت سارے مفادات وابستہ ہیں کوئی عقل مندی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ امریکہ کے لئے ابھی تک جو خیرسگالی کے جذبات افغانستان میں موجود تھے ان حملوں سے وہ بالکل ختم ہو گئے ہیں اور دوبارہ افغانستان کے ساتھ ویسے ہی تعلقات قائم کرنے میں امریکہ کو کتنا عرصہ لگے گا اور کتنی محنت کرنی پڑے گی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ امریکہ اگر افغانستان اور پاکستان کی حکومتوں سے اس معاملے میں گفت و شنید کرتا تو شائد اسے زیادہ آسانی ہوتی اور ان دونوں حکومتوں میں جو جذبات اس کے خلاف اب پیدا ہو چکے ہیں وہ بھی پیدا نہ ہوتے۔ اور اس کا مقصد بھی حل ہو جاتا۔

روس سے علیحدہ ہونے والی اور آزادی کا اعلان کرنے والی ریاستوں میں تیل اور گیس کا ایک خزانہ موجود ہے جس سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے تمام ترقی یافتہ ملکوں میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے جن میں امریکہ سب سے آگے ہے۔ اس گیس اور تیل کے ذخیرے کو دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے آسان ترین راستہ افغانستان اور پاکستان کے ذریعہ ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے امریکہ کی کمپنی یونی کول نے ترکمانستان کی گیس برآمد کرنے کے لئے ایک 1400 کلو میٹر لمبی پائپ لائن بچھائی تھی جس کا راستہ افغانستان اور پاکستان میں سے گزرتا تھا اور اس پر 9ء1 بلین ڈالر کے خرچ کا اندازہ تھا۔ لیکن اس پراجیکٹ کا انجام بھی ظاہر ہے۔

ان حملوں کی وجہ سے طالبان کی حکومت کی پوزیشن اپنے ملک میں بہت مضبوط ہو گئی ہے کیونکہ عام پبلک امریکہ کے حملوں کی وجہ سے امریکہ سے سخت ناراض ہے۔ یہ بات بھی امریکہ کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔ اور اس کو امریکہ کے نقصان کے کھاتے میں ہی ڈالنا پڑے گا۔

امریکہ کے ان حملوں کے نتیجہ میں پاکستان کی حکومت بھی مجبور ہو گئی ہے کہ امریکہ کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کرے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ دہشت گردی کسی بھی شکل میں ہو اس کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستانی عوام بھی چاہے ان کے اپنے اختلافات کتنے بھی زیادہ ہوں اس معاملہ میں امریکہ کے خلاف اتحاد کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اور بلا استثناء کوئی ایک بھی آواز امریکہ کے حق میں بلند نہیں ہوئی۔ امریکہ نے ایک گناہ بے لذت کا ارتکاب کرکے ایک دوست ملک میں اپنے خلاف جذبات کو ابھارا ہے جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ اگر امریکہ پاکستان کے ذریعہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنا چاہتا تو اسے زیادہ آسانی ہوتی اور ان تمام ہونے والے نقصانات سے بھی وہ محفوظ رہتا۔

امریکہ کے ان حملوں سے پہلے ایران امریکہ کو طالبان کا سرپرست گردانتا تھا اور طالبان کی تمام غلطیوں اور زیادتیوں کے لئے امریکہ کو ذمہ دار قرار دیتا تھا۔ لیکن ان حملوں کے بعد وہ بھی مجبور ہے کہ طالبان اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں اپنے الزامات واپس لے اور ان حملوں کے سلسلہ میں امریکہ کی مذمت کرے اور طالبان کے حق میں بات کرے اور ایک طرح سے ان کی پوزیشن مضبوط کرے۔ امریکہ کے اس فعل کے خلاف اسلامی ممالک، افریقی ممالک، اور دنیا کے 90 فیصد ملکوں نے احتجاج کیا ہے اور اسے ریاستی دہشت گردی قرار دیا ہے۔ اس سے امریکہ کے اثرورسوخ میں کمی آئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے ایک ایسا راستہ دنیا کو دکھایا ہے جس سے دنیا کا امن و امان اٹھ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اب اگر کوئی دوسرا ملک اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کوئی ایسا ہی اقدام کرے تو اس کو روکنے کا حق دنیا کی سپرپاور کو کیسے حاصل ہو سکے گا۔ بہتر ہوتا کہ امریکہ اقوام متحدہ میں اپنا کیس پیش کرتا لیکن افسوس کہ اس نے ایسا نہیں کیا جس سے اس کو جو بھی نقصان پہنچے گا اس کا ذمہ دار وہ خود ہو گا۔ اور اس انتہائی اہم علاقے میں اسے جو دشواریاں پیش آئیں گی ان کا اندازہ کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

(ماخوذ ڈان 26۔ اگست 98ء)

موصیان کرام

○ پراویڈنٹ فنڈ کا وہ حصہ جس پر حصہ وصیت ادا نہ کیا گیا ہو اور وہ موصی کی وفات کے بعد اس کے پسماندگان کو ملے وہ موصی کا ترکہ شمار ہو گا اور اس پر حصہ وصیت واجب الادا ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اطلاعات و اعلانات

نماز جنازہ غائب

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13۔ اگست 1998ء کو بیت الفضل لندن میں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (والد مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ (مقامی) ربوہ کی نماز جنازہ غائب بھی دیگر جنازہ ہائے غائب کے ہمراہ پڑھائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 21 تا 27 اگست 1998ء ص 11)

درخواست دعا

○ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم شریف احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ گوجر خاں کی اہلیہ محترمہ سراج بی بی صاحبہ کو مکان کی چھت سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔

○ مکرم عبدالحمید مبشر صاحب خلیل آباد اگہار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر لکھتے ہیں کہ

مکرم مولوی امیرالدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ خلیل آباد اگہار ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال کراچی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) ایک ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالستار طاہر صاحب C-22 فیصل کالونی لنک روڈ چکلالہ۔ راولپنڈی کو عرصہ ساڑھے دس سال سے چکروں کی تکلیف ہے آنکھوں میں موتیا بھی اتر رہا ہے۔ اور پتے میں بھی تکلیف رہتی ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم عبدالهادی صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور شیخ زاہد ہسپتال کے آئی سی یو (I C U) میں داخل ہیں۔

○ مکرم ابراہیم صاحب صدر جماعت حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور کی بیٹی ابھی تک مکمل صحت یاب نہیں ہوئی۔

○ مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں۔

ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حافظ بشیر احمد صاحب آف سیالکوٹ اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ میں محررین وانسپکٹران مال کی ضرورت

○ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اول و کارکنان درجہ دوم و انسپکٹران مال کی وقتاً" فوقتاً" ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

1۔ تعلیمی قابلیت بطور کارکن درجہ دوم و انسپکٹران مال میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر کم از کم 18 سال۔ اور درجہ اول کارکن کے لئے B.A ہونا لازمی ہے۔

2۔ درخواستیں 30۔ ستمبر 1998ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی ہمراہ دیں۔

نوٹ:۔ درخواست پر وضاحت سے لکھ دیں۔ کہ کارکن محرر کے لئے۔ یا انسپکٹر کے لئے۔ یا دونوں آسامیوں کے لئے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد شریف بٹ صاحب)

محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد شریف بٹ صاحب سکنہ 8/10 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے۔ میں ان کی جائز وارث ہوں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 8/10 برقبہ 7 مرلے واقع دارالرحمت غربی میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبدالستار طاہر صاحب چکلالہ، راولپنڈی کے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب ولد چوہدری فخرالدین صاحب مرحوم۔ جو عرصہ ایک سال سے فالج کا حملہ ہونے سے صاحب فراش چلے آ رہے تھے۔ مورخہ 98-8-27 کو ہڈیارہ میں بعمر 67 سال وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 4 ستمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
5- ستمبر غروب آفتاب 30-6
6- ستمبر طلوع آفتاب 45-5

عالمی خبریں

سوئٹزرلینڈ کا ایک طیارہ سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا جہاز میں سوار تمام مسافر 229- افراد ہلاک ہو گئے- طیارہ رات 8 بجے نیویارک سے جنیوا جانے کے لئے روانہ ہوا- پائلٹ نے کیبن میں دھواں دیکھ کر اطلاع دی کہ میں ہنگامی لینڈنگ کرنا چاہتا ہوں- اس کے بعد طیارہ راڈار سے غائب ہو گیا عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ طیارہ گرنے سے پہلے اس میں دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی آواز آئی- طیارہ نووا سکوٹیا کے پاس سمندر میں گر گیا- ملبے کا کچھ حصہ اور 18 لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں- وہائٹ ہاؤس کے ترجمان نے حادثے میں دہشت گردی کا امکان مسترد کر دیا ہے- ایک اخبار نے مرنے والوں کی 241- بتائی ہے- ہنگامی لینڈنگ کی کوشش کینیڈا کے قریب کی گئی- کچھ ایندھن بھی گرا دیا گیا-

پاکستان کی سفارتی کوششوں کے نتیجہ میں افغانستان نے 5- ایرانیوں کو رہا کر دیا ہے- یہ لوگ اسلام آباد پہنچا دیئے گئے ہیں- ایران نے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے- ایران نے ان افراد کی رہائی کو ناکافی قرار دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ وہ صحافیوں اور امدادی کارکنوں سمیت افغانستان سے پکڑے گئے تمام ایرانی باشندوں کو فوری طور پر رہا کر دے-

طالبان نے بتایا ہے افغانستان کی سرحد سے ملحقہ سرحد پر ایرانی فوج کی مشقیں جاری ہیں- بحریہ نے بھی مشقوں کا آغاز کر دیا ہے- طالبان نے الزام لگایا ہے کہ ایران حملے کے لئے بہانہ ڈھونڈ رہا ہے- اگر ایسا ہوا تو نقصان بھی وہی اٹھائے گا-

طالبان نے ایران سے ملنے والی افغان سرحد پر ایران حملے کا دفاع کرنے کے لئے سٹنگر اور سکڈ میزائیل نصب کر دیئے ہیں-

طالبان نے امریکی کروز میزائیل کی سیل لگا دی ہے- ایک میزائیل جو گر کر پھٹ نہیں سکا اس کے بارے میں افغانستان نے کہا ہے کہ ملک چاہے ہم سے خرید لے- اور اس کی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا لے- ہمارے لئے یہ بے کار ہے- تاہم پاکستان کو یہ میزائیل مفت میں دینے کا اعلان کیا گیا ہے-

افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ امریکی حملے کی حمایت کرنے والوں کو افغانوں کو افغان کہلانے کا حق نہیں- وہ غدار ہیں دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس حملہ کی مذمت کی ہے- جو لوگ اس حملے کا جواز پیش کر رہے ہیں وہ اسلام کو دھوکہ دے رہے ہیں-

بھارت کے وزیراعظم واجپائی نے غیر جانبدار اور سربراہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھانے جانے پر برہمی کا اظہار کیا ہے- انہوں نے کہا کہ یہ دونوں ملکوں کا باہمی مسئلہ ہے- اور بھارت نے ہمیشہ تیسرے فریق کی ثالثی کی مخالفت کی ہے- صدر مینڈیلا کے ریمارکس غیر ضروری ہیں اور ہمارے لئے مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں-

امریکی صدر کلنٹن کو مونیکا سکینڈل نے ماسکو میں بھی نہیں چھوڑا- انہوں نے جو پریس کانفرنس کی اس میں صحافی اس بارے میں سوالات کرتے رہے-

امریکہ کے صدر کلنٹن نے اسرائیل کے وزیراعظم اور یاسر عرفات سے فون پر گفتگو کی اور اختلافات دور کرنے کے لئے تعطل شدہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کی ہدایت کی مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج واپس بلانے کی بھی ہدایت کی-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے ہمیں شریعت بل منظور کرانے کی کوئی جلدی نہیں- نہ مجھے امیر المومنین بننے کا شوق ہے نہ مزید اختیارات کی ضرورت ہے- مذہبی جماعتوں کو تو بل کی مخالفت زیب نہیں دیتی- انہوں نے مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام مکاتب فکر کی آراء کو اہمیت دی جائے گی- ہم انتہا پسند نہیں مگر معاشرے کو انارکی اور بدامنی کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتے- مسائل کا حل صرف اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں ہے- خواتین کو گھروں میں قید نہیں کریں گے- اقلیتوں کو مکمل آزادی ہوگی- انہوں نے کہا کہ شریعت بل بھاری اکثریت سے منظور کرائیں گے- مجھے عوام نے پہلے ہی بہت اختیارات دے رکھے ہیں- مزید کی کوئی خواہش نہیں- مخالفت کرنے والے سوچ لیں انہوں نے ایک دن خدا کے حضور حاضر ہونا ہے-

آئی ایم ایف نے پاکستان کو مطلع کیا ہے کہ دسمبر تک قرضہ ملنا مشکل ہے- کسی پیکیج کا بھی کوئی امکان نہیں- پاکستان سے مختلف اہداف کے حوالے سے کارکردگی کا پوچھا جائے گا- فنڈ پاکستانی حکام کی تجاویز سے متفق نہیں-

ڈالر کی قیمت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے- اب ڈالر کی قیمت 63.20 روپے تک پہنچ گئی ہے- ماہرین اقتصادیات مشورے دے رہے ہیں کہ پاکستانی اقتصادیات کو یورو سے منسلک کر دیا جائے- یورو متحدہ یورپی یونین کی کرنسی ہے-

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے قرآن وسنت کی بالادستی پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا- ترمیم کے طریقہ کار پر بعض لوگوں کے اعتراضات کو بات چیت کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ یہ بل میں نے نہیں بنایا میرے صدر بننے سے پہلے اس پر کام شروع ہو چکا تھا-

مخصوص بلدیاتی نشستوں کا انتخابی شیڈول پھر تبدیل کر دیا گیا ہے- بلدیاتی اداروں کی خواتین ورکرز اور کاشتکار نشستوں کے امیدوار اب 7- ستمبر سے 15- ستمبر تک کاغذات جمع کرا سکیں گے- پولنگ 25- ستمبر کو ہوگا-

سپریم کورٹ نے شریعت بل کے خلاف دائر کردہ درخواست واپس کر دی ہے اور کہا ہے کہ یہ فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ جب تک بل قانون کی شکل اختیار نہ کر لے اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا- یہ درخواست پشاور کے ایک شہری نے دائر کی تھی-

پاک ایران آئل ریفائنری پراجیکٹ کی منظوری دے دی گئی ہے- اس پر 11- ارب ڈالر کی لاگت آئے گی- ایران اس کے لئے سالانہ 60 لاکھ ٹن خام تیل مہیا کرے گا- منصوبے کے باعث ملک میں ریفائنریوں کی صلاحیت 8.5 ملین ٹن سے بڑھ کر 17 ملین ٹن ہو جائے گی-

آئین میں مجوزہ 15ویں آئینی ترمیم کے خلاف اے این پی نے آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کر دیا ہے- اجمل خٹک نے دعویٰ کیا کہ حکومت کو اس بل پر سینٹ میں شکست فاش ہوگی- وسیم سجاد کے خلاف تحریک عدم اعتماد نہیں لا رہے اپوزیشن جماعتوں کا اجلاس دس روز کے بعد ہوگا- وزیراعظم کے اردگرد موجود لوگ انہیں گھر بھیجنا چاہتے ہیں-

بہنوں کی پرزور فرمائش پر اب
ساٹن جارجٹ
ان سلے برقعوں اور سادہ سوٹوں میں
بے شمار رنگ - اب آپ کے اپنے شہر میں
اکبر احمد دار الصدر غربی حلقہ قمر
(ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب)
ربوہ 212866